حسود دین پلی ندیر گشتند ‌ ‌ ‌ محرک این سر تکفیر گشتند

که تا گردد بدستور گذشته ‌ ‌ ‌ در تقلید مطلق باز بسته

شود دیرینه فتنه تازه یکسر ‌ ‌ ‌ خلاف اندر خلاف افتد سراسر

چو اینک کاندرین دور شتابی ‌ ‌ ‌ مفرج گشته دو فرقه وهابی

یکی عرشی که آن عرش برین است ‌ ‌ ‌ مکان حضرت جان آفرین است

دگر فرشی که این فرش زمین است ‌ ‌ ‌ مقام خاص حق تعالی همین است

بهر یک را دلیل و حجتی چند ‌ ‌ ‌ درین سودای باطل هست خورسند

ورای این دگرگونه علامات ‌ ‌ ‌ درین نامه بگنجیده خرافات

برین مجموعه چون کردم قیاسی ‌ ‌ ‌ پی تکفیر کافی شد اساسی

دلم داده اجازت بهر تکفیر ‌ ‌ ‌ برین فرقه وهابی نیست تقصیر

چو شد رخصت درین معنی که خامه ‌ ‌ ‌ نوشته حجة التکفیر نامه

خاتمة الکتاب
برای ملاحظه اولی الالباب

چو عقدی بر فتد در رشته کار ‌ ‌ ‌ گشاید گر تواند مرد هشیار

چو نتواند که از خود بر گشاید ‌ ‌ ‌ بدست غیر همت در نماید

کند گر دست غیرش دستگیری ‌ ‌ ‌ گشاد عقده بر بسته گیری

گشاید عقدهٔ کارش خداوند ‌ ‌ ‌ فتد در رشته کارش اگر بند

ندانسته کسی در تنزیل آیات ‌‌‌ ‌ نگردد ضایع کاری خیر و حسنات

خصوصاً در امور فیض جاری ‌ ‌ بود چند فضل رب باری

پل و مسجد سرا و چاه و اوقاف ‌ ‌ بنای مقبره مردان اوصاف

بغیر از همت والا نژادان ‌ ‌ بغیر از منصب عالی نهادان

نشد پرداخته از خاص و از عام ‌ ‌ چه اصلاح امور اهل اسلام

مگر اندیشه چنین چنین است ‌ ‌ که سعدی گفت حقا همچنین است

اگر سایل بود فرخنده فرجام ‌ ‌ بزرگ و پیشوای اهل اسلام

گشاید ناگهان باب سوالی ‌ ‌ رسد چنین چنین ها از ملالی

نظر کن کاندرین کار چه پیش است ‌ ‌ نه اسباب امور نفس خیر است

کنون گلدسته این نظم دالی ‌ ‌ برسم هدیه سرکار عالی

مگر معلوم کر ادک و چاوک ‌ ‌ روان گردد ز هر سو نیز ناوک

یکی ناید برابر بر نشانه ‌ ‌ بشرط مدتی اندر میانه

بنا بر صاحبان ذی سعادت ‌ ‌ ز اهل سنت و اجماع است

برین گلدسته یکدست بسته ‌ ‌ سراپای یکی مسجد شکسته

دگر بر حال تقلیل معاشش ‌ ‌ نظر کرده بحسب قدر اشش

کنند گر دستگیری جا خیر است ‌ ‌ نتایج های این حسنات پیش است

نویسم یک رساله شکر آن ‌ ‌ جهانگیر فروغ بدریه آن

بیان بدر ترکیب مراحل
بحمد الله که در فصل بهاری
دوازده باب ترتیب منازل
هزار و سه صد و سه در تمامی

شده گلدسته تصنیف صلیق
بترتیب صواب و حسن توفیق

بده توفیق یا رب هر که خواند
بسا نامه خامه اصلاح راند

وگرنه عیب پوشی را کند کار
که پوشد عیبهایش نیز ستار

تمت

	[illegible]
۱۲۶	[illegible]
	[illegible]

الم غلبت الروم فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سیغلبون

تفصیل [illegible] یوم القیامہ و طفیل سلطان روم [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

وقائع نامہ

١٣٢١

از نتیجۂ خامۂ علامۂ دوران فہامۂ زمان عالم اوحد [illegible]

حضرت مولانا مولوی سید قدرت علی صاحب رحمانی بلگرامی سلمہ الملک العزیز القوی

مطبع [illegible] در [illegible] آباد [illegible]
[illegible] بحلیۂ طبع

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ عز اسمہ

تو ہی ہے خدائے جہان آفرین — نگارندۂ نقش عرش برین
تو ہے پادشاہ زمین و زمان — تو ہے آفرینندۂ انس و جان
تیرا ذکر آئینۂ حکمت — تیرا ذکر گنجینۂ معرفت
تیرا نام نامی شفائے علیل — تیرا نام داروئے درد ذلیل
ضعیفون کو قوت تیرے نام سے — مریضون کو صحت تیرے نام سے
تیرا ذکر آرام جان حزین — تیرا ذکر نور چراغ مبین۔
تیرا ذکر نظارۂ عارفان — تیرا ذکر سیارۂ آسمان۔
تیرا ذکر دور تسلسل کے ساتھ — تیرا ذکر جور تنزل کیساتھ
نہین نار مین ہے کہین نور مین — نہین دیو مین ہے کہین تور مین

کہین ہیکل مین تیرا شور و شر / کہین تبکدن مین تیری زیب و فر
کہین ہے کلیسا مین رونق فزا / کہین کعبہ جان مین جلوہ تیرا
حرم مین کہین ہے کہین دیر مین / تماشے مین گاہ گہہ سیر مین
تو سب مین ہے سب تیری قدرت کا کہیل / ہر ایک شئی مین ہے تیری صنعت کا کہیل
تصور تیرا معرفت کی دلیل / تغیر تیرا غیریت کی سبیل
تبسم تیرا صرف مسرت جان / تکلم تیرا دقت زیب مکان
شیونات مین تیرا لطف مزید / مقالات مین تیری گفت و شنید
نباتات کی تجہسے نشو و نما / جمادات کا تو سبب برملا
تیرا ذوق خمخانۂ معرفت / تیرا شوق پیمانۂ معرفت
کبہی صوت بلبل مین قربت تری / کبہی غنچۂ و گل مین رنگت تیری
کبہی تیرا انشائون مین کلام / کبہی تیرا عیسائیون مین مرام
کبہی کوس کاؤسیون کی صدا / کبہی نائے ناؤسیون کی نوا
کبہی ذکر مشائیون کا ہے ساز / کبہی فکر صدیقیون کا نیاز
کبہی شرقیون سے لگاوٹ تجہی / کبہی غربیون سے ملاوٹ تجہی
کبہی قطرہ کو آب گوہر کرے / گہر کو کبہی زینت سر کرے
کبہی روم مین ہے کبہی رام مین / کبہی شام مین ہے کبہی بام مین
کبہی تیری صدیقیون پر نگاہ / کبہی تیرا زندیقیون سے نباہ
کبہی تیری زردشتیون پر نظر / کبہی بت پرستون سے تجہکو خبر
کبہی جبریون کا تجہے اختیار / کبہی قدریون سے تجہے گیر و دار

کبھی ملحدون سے تجھے سوز و ساز | وجودی شہودی سے کہ کشف راز

مہندس سے مانوس کہ شکل قدر | منجم سے معطوف کہ شکل بدر

کبھی حرف جفار سے دوبدو | کبھی لفظ رمال کی گفتگو

کبھی خانۂ کعبہ واخلا | کبھی شکل خارج تھی برملا

کبھی ہمقران مہ و آفتاب | کبھی ہمنشان زحل کا جواب

کبھی طرز افسون عزیمت طلسم | کبھی ہے زکوٰۃ اور دعوت کی رسم

کبھی ضبط و ترغیب کا زائچہ | کبھی درس تدریس کا سلسلہ

کبھی صرف مین صرف حرکات ہے | کبھی نحو مین وقف سکنات ہے

تفوق پہ منطق کے کہ رسم و راہ | کبھی تخت حکمت پہ نور نگاہ

مصرح معانی مین معدوم کہ | فرایض کے قسمت مین مفہوم کہ

طبیعی مین گم مثل عقل سلیم | معانی سے معلوم کہ شکل سیم

کبھی سوئے اعراض جوہر نما | کبھی سمت معلول علت فزا

نتیجہ سے کبریٰ کے کہ تجھکو کام | کبھی تجھکو صغریٰ سے ربط تمام

کبھی تیری شمع سیون مین جھلک | کبھی تیری قبا سیون مین چمک

کبھی شکل برزخ مین حیرت نما | کبھی حشر اجساد کا دائرا

کبھی جنگجو بن نوائے جدال | کبھی صلح جو مین صدای نوال

کبھی مثبت طرز معقول ہے | کبھی سوئے معروف و مجہول ہے

کبھی سیمیا سے ہے تیرا چلن | کبھی کیمیا مین ہے پرتو فگن

کبھی تیری مصحف مین جلوہ گری | کبھی تیری انجیل مین برتری

زبور اور توریت مین ہے کبھی ۔ صحائف مین گو تیری حق گستری
تیرا نام ہے ارحم الراحمین ۔ تیرا نام ہے احکم الحاکمین
تیری ذات بے نقص و بے عیب ہے ۔ کہ تو مالک الملک لاریب ہے
تجھے جانتا ہے وہ مرد دلیر ۔ کیا نفس سرکش کو جس نے کہ زیر
نبی وہ تیرا تو ہے اوس کا خدا ۔ الگ تجھسے وہ تو نہ اوس سے جدا

نعت سید المرسلین

نبی جی تیری بھی بڑی شان ہے ۔ بڑے مرتبہ کا تو انسان ہے
مفسر محدث فقیہ و امام ۔ ادا پر تصدق ترے صبح و شام
ترا نام ہے زیب محراب جان ۔ تو ہے زینت کعبہ مقبلان
تو مصباح مشکوٰۃ ایمان ہے ۔ تصور تیرا رمز فرقان ہے
تمنا تیری رونق آرزو ۔ طلب تیری جانِ سر جستجو
ترا عکس نور مہ و آفتاب ۔ ترا نور زیبندہ دُرِ ناب
جھلک تیری چشمِ چراغِ فلک ۔ چمک تیری آرایش مردمک
تیری فرد تمکین عالیمقام ۔ مجلا مصحف مطلا تمام
کتابِ الٰہی تیرا حاشیہ ۔ خطابِ یکتا ہی تیرا پرتوہ
ترا ذرہ لطف خورشید ہے ۔ کرم تیرا انعام جاوید ہے
شجاعانِ روم و دلیرانِ شام ۔ تیرے نام سے کانپتے ہیں تمام
غضب مین تیرے لطف مستور ہے ۔ کشش تیری محراب مغرور ہے

خدا کی خدائی مین تو اوج گیر
ہے ایک سکہ پہ نام شاہ وزیر

نرالی تیری ہیچ نرالی ادا
نرالا کرشمہ نرالی صدا

ہوا جبکہ تجکو یہ امر خدا
کہ اب حرف توحید کو کر جدا

زبان سے لیا تو نے اپنے وہ کام
کہ قصہ کیا کفر ہی کا تمام

بجا کوس اسلام ہر چار سو
ہوئے پائمال تصرف عدو

کیا تو نے عرش بریں دم مین طے
تو معراج مومن کا مقصود ہے

اشارہ ترا ہمت مرسلان
کنایہ ترا زور پیغمبران

وہ تیرا تو اوس کا نہین پیش تک
کہان پونچے اس کل کو جزو ملک

گل و غنچہ و برگ و بار چمن
گلاب و گل و نرگس و نسترن

ہر ایک نخل شمشاد و سرو روان
تجھے جانتے ہین سر سروران

تری شان شان فلک سے بلند
ترا مرتبہ رتبہ ارجمند

ترا اوج موج ذرِ شاہوار
تلاطم ترا بحر عصیان کے پار

ہدایت تری معصیت کی پناہ
عنایت تری زبور عذر خواہ

تری سعی مشکور نقش مراد
کرم تیرا آرایش لطف وداد

جو تجھسے ملا وہ خدا سے ملا
جو تجھسے پھرا وہ خدا سے پھرا

رضا تیری خوشنودی کبریا
وفا تیری بہبودی دوسرا

صحابی ترے جتنے ہین برملا
وہ لاریب ہین نجم چرخ ہدا

ابا بکر رضہ سے دین ہوا آشکار
کیا سارا اسلام باغ و بہار

عمر رضہ نے کیا دین آراستہ
رہ باغ عالم کو پیراستہ

خرابی و گمراہی و کجروی
خس و خار صحرائے کفر و بدی

مٹی اور گئی اور سیدھا ہوا
اوڑا اور جلا بن مصفا ہوا

ہوا اون کا جب عہد رافت تمام
ہوا دور عثمانؓ عالی مقام

انہین بھی رہا اتباع نبیؐ
دم مرگ تک کی وہی پیروی

ہوا جبکہ اون کا بھی لبریز جام
تو بیٹھے امیر علیہ السلام

غرض تھی یہ سب یار غار نبیؐ
حقیقت مین تھے جان نثار نبیؐ

شہنشاہ حسنینؓ پور علی
یہ دو نو تھے نور نگاہ نبیؐ

انہین سے ہے زیب گلستان دین
انہین سے ہے ترتیب خلد برین

یہ ہین باعث رونق خاص عام
خدا کا ہوا انپر درود و سلام

سبب تالیف کتاب نایاب

یکدن میرے سامنے برملا
ہوا تذکرہ روم اور روس کا

دلیری عثمان عالی وقار
مجھے جب یکایک ہوی آشکار

تو یہ دل مین آیا کہ لکھون ذرا
جو گذرا ہے اس جنگ کا ماجرا

اسی فکر مین تھا مین غرق سکوت
کہ کیجئے کہان سے یہ پیدا ثبوت

میرے ایک جلیس و انیس و رفیق
عزیز و خلیق و لبیق و شفیق

وجیہ و جسیم و جمیل و شکیل
ذکی و فہیم و ذہین و عقیل

میان عبد قادر خجستہ شعار
یہ کہنے لگے بہر تسکین زار

میرے پاس ہی نامۂ قیصری
کہ ہے جس مین تصریح اس جنگ کی

زبان دری مین ہے لیکن کلام — کہ جس کا مصنف ہے عالیمقام

غرض دیکھکر اشتیاق فقیر — اُٹھا لائے وہ نامۂ دلپذیر

جو دیکھا تو درج گہر کی مثال — جواہر سے بہتر وہ طرز مقال

صنائع بدائع سے آراستہ — ہر اک حسن معنی سے پیراستہ

یہ ترکیب فاعل کا ہے سلسلہ — کہ چھوٹے نہ مفعول کا مدعا

یہ تجنیس خطی کی ترکیب ہے — کہ ہر قافیہ وقف ترتیب ہے

یہ حرکات سکنات کی خوبیان — کہ ادغام مین جھلکے لطف بیان

یہ ہے صنعت صوری و معنوی — کہ ٹپکے ہے جس سے دم عیسوی

یہ تلمیح و تلویح کا ہے عبور — کہ جس سے نکات مطالب ہی دور

وہ بین السطور اور وہ حاشیا — کہ ہمنے تو دیکھا نہ ایسا سنا

یہ ابر مضامین سے ہے گہربار — کہ برسے ہے جس سے دُر شاہوار

تصنع تو اُردو لگاوٹ نہین — کہین تعربیت سے ملاوٹ نہین

کہین عطف کا واو ہی زیب حرف — کہین پر ہے حرف تشدد شگرف

زمین فلک کا نیا آسمان — کوئی ہمزمین اس فلک کا کہان

صحیح الخیال اور دقیق المسیر — فصاحت بلاغت مین ہی بینظیر

نہ کیون کر کلام اس کا ہووے بجا — کہ جس کا مصنف ہے ذی مرتبا

جسے نظم مین ہو یہ حاصل کمال — نہ کیون ہو وہ مرد عدیم المثال

نہ کیون خواجہ دین ہو وہ باتمیز — تخلص بھی جس کا ہو نادر عزیز

اگرچہ یہ ہے لکھنو مین نہان — حقیقت مین ہی لکھنو کی یہ جان

دعا اپنی اللہ سے ہے یہی ۔۔۔ رہے اسکا مثبت خطِ زندگی
رہے اس کے مقرون حسنِ عمل ۔۔۔ نہ ایمان مین آئے گا ہے خلل

حسب حال خود

مجھے چون خطر ربط ہے پیچتاب ۔۔۔ شکستہ ہون مانند بانگِ رباب
غبار عزیزانِ ناخواستہ ۔۔۔ شکستہ درون ہی آراستہ
اگرچہ ہون پابند رنج و محن ۔۔۔ مگر ہے وہی زورِ حب وطن
اگرچہ علیگنج سے ہون جدا ۔۔۔ مگر ہے علیگنج پر دل فدا
سبب یہ کہ مدفون ہین زیر مزار ۔۔۔ بزرگان و خویشان عالی تبار
جو تھی عز و حکمت مین زیبِ ملال ۔۔۔ جو تھے مایۂ علم فضل و کمال
جو تھے عابد و زاہد و پارسا ۔۔۔ جو تھے مفتی و قاضی بے ریا
جو عزلت گزینی مین تھے بے مثال ۔۔۔ جو تھے خوبیون مین بدیع الجمال
تھے سادات عُظام عالیمقام ۔۔۔ فقیر و محدث مفسر تمام
تھے اکثر مطیع نبیؐ اور سے ۔۔۔ تھے اون مین سے اکثر ولی خدا
بہت اون مین درویش صاحب کمال ۔۔۔ بہت اون مین دانائی ماضی و حال
تھے اکثر سخی و جری و دلیر ۔۔۔ تھے اکثر شجاعت کے بیشہ کے شیر
خیال اون کا آتا ہے جب بر محل ۔۔۔ تو چھلوے جاتا ہے دل ہی نکل
جو باقی ہین خویشانِ عالی تبار ۔۔۔ دعا ہے رہین وہ بہ عز و وقار
رہین ساکنانِ علیگنج شاد ۔۔۔ ہر اک دل کی یارب برآئے مراد

ستائش گری کب مرا مدعا — نہیں لغو کچھ میں نے اس میں کہا
مجھے کیا اگر باپ سلطان ہو — کچھ اپنے بھی قابو کا سامان ہو
ہے شکر خدا سے جہان آفرین — کہ یہ جوہری میرا شیوہ نہیں
طفیل شہ فضل رحمن مجھے — ہے سرمایہ راحت کا سامان مجھے
ہے حرمت فضل رحمن شاہ — مجھے بھی ہے حاصل سب عز و جاہ
میرے حال میں ہے مذاق شہی — کلہ فقر ہی تاج کیخسروی
توکل میرا سلطنت کی مثال — قناعت میری زیب فخر و جلال
کسی سے غرض ہے نہ مطلب کا کام — ہوا و ہوس کا ہے لبریز جام

اظہار درد

بنایا مجھے کس لیے تو نے بس — صدائے درا ہوں نہ بانگ جرس
نہ گرد رہ کاروان حجاز — نہ میں عزم سوز و نہ آہنگ ساز
نہ بوئے گل گلشن معرفت — نہ جوئے زمین رہ تمکنت
قفس ہے مجھے میں قفس کیلیے — ہوس ہے مجھے میں ہوس کے لیے
نہ داروئے درد دل بیقرار — نہ حرف تسلی لوح مزار
نہ آئینہ دار تجلی نور — نہ زیبندہ حسن گیسوئے حور
نہ آرائش خانہ آرزو — نہ آسائش دامن جستجو
نہ رنگ زمانہ نہ آب نگاہ — نہ رونق ترقی نہ زیب فشار
نہ بہر تکلم نہ بہر کلام — نہ بہر تبسم نہ بہر مرام

نہ کچھ بیم صیاد و نے بیم دام — نہ زیب سحر ہون نہ زیب خیام
نہ گل ہین نہ بلبل ہین نے باغ ہین — نہ ہین رنگ و بو ہین نہ ہین داغ ہین
نہ کچھ بہجت نہ کچھ طرب — نہ کچھ مسبب نہ کچھ سبب
نہ کچھ صلوٰۃ نہ کچھ زکات — نہ کچھ حیات و نہ کچھ ممات
نہ کچھ شراب و نہ کچھ کباب — نہ کچھ عذاب و نہ کچھ ثواب
نہ کچھ دعا نہ کچھ اثر — نہ ہین کچھ سود و نہ کچھ ضرر
نہ دشمن سے نے دوست سے کچھ کام — نکما بنایا گیا ہون تمام
بہت مشتغل اپنی حالت سے ہون — سرافگندہ خط ندامت سے ہون
پھیر کر چشم پر نم مین جون ابر تر — برستے ہین اس غم سے آنکھون سے پھر
بھری ہر گھڑی ابر رحمت کی ہے — گھٹا دود آہ مصیبت کی ہے
کبھی غم سے ہون بسمل نیم جان — کبھی غم سے ہون شاکی آسمان
کبھی غم سے ہون دردناک و غمین — کبھی غم سے ہون خستہ و دل حزین
مگر ہے یہی آرزوئے دل — کہ دیکھون کسی دن مزار نبی
مرا جذب دل ہو اگر رہنما — تو کعبہ سے ہے دور اور نہ یثرب کی جا
جو ہو شوق منزل چلون سر کے بل — نہ خوف فنا ہو نہ بیم اجل
نہ ہو مانع راہ دوری دراز — نہ کچھ ہیبت زر نہ یہ برگ و ساز
مری آرزو ہے قدم کی مثال — کرے دور سے رہ سے خط اتصال
طواف حریم حرم ہو نصیب — رہ بعد ہو مغفرت کے قریب
ادا ہوئے ارمان دل شاد ہو — سر خانہ شوق آباد ہو

پڑے دیدۂ شوق مین دمبدم
غبار رہِ کاروانِ حرم

صفا اور مروہ کی منزل ہو طے
وہ دیکھے مقدر منا مین جو ہے

چلون واں سے باصد نشاط و خوشی
سوئے روضۂ ذاتِ پاکِ نبیؐ

جھکے ہر قدم پر جبین بنیاز
ادا ہو بصد شوق طرز نماز

میرے آنکھ سے جلوۂ مردمک
رسولِ معظم کی دیکھے جھلک

وہان سے ہوا طراف روضہ کا نور
ضیا بخش چشم بصیرت ضرور

کبھی دور سے آئے گنبد نظر
مدینہ کی ہو جلوہ گر گرد و فر

قریب آئے جسدم کہ روضہ ترا
صدا اُدنُ منّی کی ہو برملا

بہوش ہوکر پڑھون ایسی نادر غزل
ملایک بھی جس کو سنین برمحل

غزل

نبی جی تیری بھی بڑی شان ہے
بڑے مرتبہ کا تو انسان ہے

مفسر محدث فقیہ و امام
ہر اک آن پر تیری قربان ہے

خدا نے کیا تجھکو اپنا وزیر
زمانہ تیرے زیر فرمان ہے

زمین بوس درگاہ والا ہے عرش
تیرے در کا جبرئیل دربان ہے

نگاہِ کرم ہو برائے خدا
جو تائب ہے کچھ جان پہچان ہے

رجوع بآسمان

فلک سطح پھلوائی نکر
ضعیفی مین زور جوانی نکر

کہاں تیری قدرت کہاں تیری تاب | جو گردش میں دکھلائی راہ صواب
مٹا گردش روزگار کہن | بنا ایک گلدستۂ انجمن
دکھا اپنی کچھ رفعت ظاہری | منوّر ہو تا مجلس معنوی
تیرے تابعین کا ہو جب ازدہام | تو کہہ اون سے تدبیر حال تمام
عطارد کو دے رسم تحریر خط | مجلّی ہو تا ربط تنویر خط
یہ زہرہ سے فرما کہ ای مست مے | تیری ہوشیاری کا اب وقت ہے
یہ کہہ خور سے ای مہر زرّینہ کفش | کر آراستہ کاویانی دُرفش
اگر تیری تاکید ہو بر ملا | دُہل زن ہو ناہید بربط کی جا
پئے پاسبانی بصد کرّ و فر | ہو کیوان کی جانب اشارہ مگر
سپہبد رہے نام بہرام کا۔ | کہ سالار ایام ہے بر ملا۔
رہے بہر پیغمبری ماہتاب | کہ ہے لایق ہر سوال و جواب
کرے ماہ پھر شاہ سے گفتگو | کہ اب تیرا اقبال ہے دو بدو
تجھے حق نے بخشا ہے روز کمال | کیے تجھے یار ای خباث جدال
تعجب نہیں ہے کہ از سعی ماہ | فلک تجھکو دی تمغۂ عزّ و جاہ
اگر تجھے خوش ہو شہ عدل و داد | طلب کر رہی ہو جو تیری مراد
بچی ہے [illegible] تجھکو [illegible] | جو ہو باب عالی کا مفتوح باب
اگر [illegible] ہو فتح و نصرت نصیب | تو گردش سے تیری سکون ہو قریب
ہوا آوارگی سے تو آسودگی | تو پھر دور ہو رنج فرسودگی۔
ضعیفی میں کار جوانی کرے | بسر عیش میں زندگانی کرے

کسی گوشۂ قصر مین جا کرے / جہانِ دگر کا تماشا کرے
میسر ہو گر تجھکو یہ عز و جاہ / تو ہر سر کو دیکھے زمین بوس شاہ
تیری بھی کسی دن بر آئی مراد / کہ ہو پائے بوسی سلطان سے شاد
مگر لطف سے تیرے آرزو / کہ بعد اپنے میری بھی کچھ گفتگو
یہ کہنا کہ ایک تائب بیقرار / ستم دیدۂ گردشِ روزگار
عزیزِ دلِ خلق ہے بیگمان / مگر ہے مخاطب بہ نذرانیان
نہ خواہان جاگیر و انعام ہے / نہ جو پائے توقیر و اکرام ہے
مرا خواجہ ہے اور تیرا غلام / وفائے ترقی سے رکھتا ہے کام
وہ رکھتا ہے خود پاس تیغ و سپاہ / کہ اثبات کا ہے یہ نکتہ گواہ
سپاہِ عدو سوز کیا ہے بھلا / حواس و خرد اور فکرِ رسا
جب اس فوج سے اپنی لیتا ہے کام / شجاعت کا کرتا ہے قصہ تمام

آغاز داستان بہ مدح حضرت سلطان عبد المجید خان صاحب خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

لکھوں مدح سلطان عالم پناہ / کہ ہے مخزن و معدن عز و جاہ
سپہر تصرف کا انجم الہدیٰ / زمین تصوف کا شمس الضحیٰ
سرِ گلشن معرفت کا ہے گل / حقیقت شناسِ رہ جز و کل
فضائے شریعت کا رنگ غدیر / ہوا سے طریقت کا ابر مطیر

ولی خدا نائب مصطفیٰ | امیر عدو بند کشور کشا
بہ مدحت گری ہش بحر و بر | یہ فرماتے ہین سعدی خوش سیر
سر بادشاہان گردن فراز | بدرگاہ او بر زمین نیاز
کرم اوس مکرم مین پیدا ہوا | ترحم کو دی ذات اقدس مین جا
عجب ہے احوال سلطان دین | کبھی ٹھہرے گاہ ماہ مبین
سر ہے پہ لیکن کہان زیب تاج | کہان وش خورشید پر تیغ عاج
جو ہو مہ کا اس ماہ سے اتصال | ہلال شبینہ ہو بدر کمال
نہین قسطنطنیہ ہی اس سے بلند | پہونچتی ہے بام فلک تک کمند
فلک بھی خدمت گری ہو دلیر | کہ ہے تخت پر شاہ آفاق گیر
تجلی ہے سال جلوس سعید | شد شش جائے گوئی بعرش مجید
۹۳ ۱۳
لکھون مرتبہ کیا شہنشاہ کا | کہ ہے مردم چشم عالم مین جا
تہیدست ہے لیک قیت نوال | غضبناک ہے لیک قیت جدال
نہین پاسبان حریم حرم | کہن دیدبان مزار صنم
سبب اس کا ہے باعث عز و ناز | جہت اوس کی محراب سوز گداز
یہ وحدت مین کثرت کو ہو ترک و تاز | تجلی ہین اسرار راز و نیاز
ہر اک طرز مین اربعین کا چلن | ہر اک شئے ہین خلوت سے انجمن
مسبب نے پیدا کیا جب سبب | طرب اوس کو دی اور وہ بے طرب
امیرون کا دل اور فقیرونکی جان | فقیرونکی زینت غریبونکی شان
نکیون اوس کے راضی ہو رب انام | گروہون کا ہے پیشوا اور امام

شجاع و کریم و رحیم و سخی
عطا پاش فرقِ ضعیف و قوی

قوی اوس سے ہی پشتِ سلامیان
جلی اوس سے ہے اخترِ شامیان

در اوس کا ہو گر مرجعِ ہفت کیش
مگر پنج نوبت سے ہے سینہ ریش

شریعت کا جلوہ طریقت کا نور
حقیقت کی ضو معرفت کا ظہور

دمِ جنگ شیران جو ہو زیبِ زین
تو لرزے ہین آدمی زمان و زمین

محیطِ کرم اوس کا دستِ سخا
گہر دی کبھی گہ نہنگِ وغا

چلے تیغ اوس کی جو وقتِ غضب
تو دریا مین پیدا ہو شور و شغب

کبھی بحرِ فرعونیان رودِ نیل
بنے موسیان سایۂ جبرئیل

ہر اک دست اوس کا یمین و یسار
کوئی گلفشان ہے کوئی خارزار

وہ دستِ یمین ہے گہر فشان
عدو کے لئے دوسرا ہیم جان

کہ اُس کے ہین وقت تیغ و تفنگ
نہ ہو منقلب تا کہین تلخِ جنگ

وہ رکھتا ہے سامان جنگ و جدال
نہ رکھے کوئی شاہ ماضی و حال

جو گذرا ہے یونان کا ماجرا
ابھی چار ہی دن کا ہے واقعا

کہ سرتابی گمرہان دیکھکر
شہنشہ نے لشکر کو بھیجا اودہر

شجاعانِ جنگی نے روزِ وغا
کیا قافیہ تنگ بدخواہ کا

نہ ٹھرا جو پائے ثبات و قرار
تو لی وا نسے دشمن نے راہ فرار

تعاقب کنان تھے دلیرانِ رزم
کہ تھی منکشف حالتِ مرزبوم

مہر قلعہ کو وہ بھی سمجھا نفیس
اودہر سے گئی زد پہ فوج عظیم

ہوئے پھر مقابل بہ تیر و خدنگ
ہوا پھر وہی گرم بازار جنگ

فلک پھر ہوا برسرِ امتحان   ہوا سینہ وقفِ خدنگ و سنان
مگر دیکھیے ربط و ضبطِ سپاہ   کہ سمجھے ہے سر کو وہ بھی سپر گاہ
نہ اندیشۂ مرگ و نے بیمِ جان   بڑھے بے تکلف تبسم کنان
دلیروں نے سینوں کو کرکے سپر   کیا لشکرِ کفر زیر و زبر
ملی جب شہ اعدا کو راہِ گریز   ہوئی کشتہ و خستہ وقتِ ستیز
اُدھر سے جو زخمی ہوئے بیشمار   وہ آئے حضورِ شہِ کامگار
جو کی شاہ نے خستہ گاں پر نظر   نہ قابو میں اون کو رہے دیکھکر
رہے دیر تک چشم بندِ خیال   رہے تا بدیر آپ پرسانِ حال
بہت دیر تک بر سرِ غم رہے   بہت دیر تک چشم پرنم رہی
پھر آخر دیا حکم بہرِ علاج   کہ ہو مطمئن غازیوں کا مزاج
یہ شفقت یہ رحمت یہ لطف و کرم   سنا اور نہ دیکھا خدا کی قسم
الٰہی یہ سلطانِ فیروز بخت   رہے تا بہ محشر بدیہیم و تخت
بہ تعظیم و توقیر و لطف و عطا   رہے زیبِ عرشِ بریں اسکی جا
رہے یہ ترحم بدورِ فلک   رہیں جس سے مسرور جن و ملک
یہ ہے عہد میں اس کے انصاف صاف   مبدل ہی صلح سے روزِ مصاف
کرے تا بہیں گر ایک حجرہ میں بند   یہ گرگ و پلنگ و بز و گوسفند
کسی سے کسی کو نہ پہونچے زیان   رہے ہر کسی کو بہر حفظِ جان

بیانِ نسبِ دودمانِ آلِ شاہ عثمان

رہوں کب تلک پائے بند خیال
مفصل لکھوں آل عثمان کا حال

کسی راوی نیک کا ہی بیان
یہ ہے عین اتفاق سے بیگمان

کسی نے کہا ہے بفکر تمام
کہ نسل قطورہ کا ہے اُنہیں نام

کیا راویون نے بہت اختلاف
ولیکن نہیں اسمین ہرگز خلاف

کہ سلطان عثمان غازی بنام
ہے ذی مرتبت اور عالی مقام

ہوا جب کہ وہ زینت افزائے تخت
مرتب ہوا روم کا ساز و رخت

کیا عزم تسخیر ہر سمت عیان
بہت آئی جنگ قوی درمیان

جب ارخان نے کھینچا انہیں برتیغ
نصاریٰ مسلمان ہوئے بیدریغ

پھر اُس شان سے یہ خاندان جری
ہے اب تک بآئین دین گستری

رہا تخت و اقبال جس کا غلام
لیا سعی مشکور سے اوس نے کام

کیا جس سے دوران نے پہلو تہی
ہوا دوسرا بحر حق گستری

ہوا جب مراد خجستہ سیر
بتاک قضائی عدم رہسپر

تو شاہ محمد مبارک نہاد
ہوا زینت افزائے تخت مراد

ہوا عہد میں اُس کے فتنہ پدید
ہوئے حملہ آور شقی و سعید

جو تھا والیٔ قسطنطنیہ شقی
کہ رکھتا تھا سلطان سے کچھ کجروی

دیا شہ نے لشکر کو حکم جہاد
کہ ہو مستعد بہر دفع فساد

ہوئی جنگ یکماہ اور بست روز
بہت تنگ تھا لشکر خانہ سوز

پھر آخر کو سلطان نے پائی ظفر
ہوئی فوج بدخواہ زیر و زبر

ہوا قتل قیصر بھی میدان میں
مسرت ہوئی فوج سلطان میں

عجب ہے یہ نیرنگیٔ رنگ دور — کسی پر تلطف کسی پر ہی جور
کوئی خندہ زن ہی مثالِ چمن — کوئی شکل غنچہ ہی بستہ دہن
کوئی ستائی گنبدِ نیلگون — کوئی مدح سنج نعمائے درون
کوئی زینت افزائی تخت شہی — کوئی پائمال عدوِ قوی
کوئی صلح جو از رہ عدل و داد — کوئی مایل جنگ شور و فساد
نہین کار اصلاح عمرِ روان — ہر اک غرق بحرِ تحیر ہے یہان
اگر دور ہو آز و حرص درون — رہی کجروی پائے بند سکون
ہوا مختصر پادشاہ جہان — سرِ تخت بدخواہ جلوہ کنان
پھر اوس دن سے ہو گل زمین بہار — ہی اس باغبان سی گلستان زار
دعا ہے رہے جب تلک مہر و ماہ — رہے جب تلک یہ سفید و سیاہ
رہے جب تلک طرز رسم دہیر — رہے جب تلک دور چرخ اسیر
رہے جب تلک دیدہ بند غیور — رہے جب تلک چشم مردم مین نور
گہر کی رہے جب تلک آبرو — رہے جب تلک دور جام و سبو
رہے جب تلک ذوق رندان مست — رہے جب تلک زیب بزم الست
عبادت سے عابد کو جب تک ہی شوق — ریاضت سے زاہد کو جب تک ہی ذوق
رہے جب تلک نغمۂ بلبلان — رہے جب تلک رونق بوستان
رہے میرے سلطان ذیجاہ کا — یہ اجلال اقبال صبح و مسا
رہے جبہ فرسا یہ چرخ برین — اسی طرح تا دورِ آئین دین
رہے اسکے صدقے مین تائب بھی شاد — برآئے جو رکھتا ہی دل کی مراد

پلا ساقیا ساغرِ لالہ رنگ
کہ دل بیٹھے بیٹھے ہوا ہے یہ تنگ
خماری پُر تگالی رہے
غم و رنج سے قلب خالی رہے

آغاز داستان
فتنۂ روم

نہیں اک طریقہ پہ یہ روزگار
زمانہ کو دم بھر نہیں ہے قرار
شب و روز ہے گردش مہر و ماہ
ہے اس سے ظہور سپید و سیاہ
کسی کے لئے تاج شاہی و تخت
کسی کے لئے بر سر خاک رخت
کوئی اسکے ہاتھوں سے آباد ہے
کوئی اسکے ہاتھوں سے برباد ہے
کوئی اسکی الفت میں خندہ زناں
کوئی اس کی الفت میں گریہ کناں

[illegible] ہے یہ چرخ شوم
نہیں چاہتا خوش رہے مرز بوم
[illegible]
ہر اک اس کی گردش میں [illegible]
[illegible]
ہے تشنہ گان [illegible]
[illegible]
کہ ہے دام میں [illegible]
[illegible]
کبھی مشعل بھڑکا کے گرم قتال
[illegible]
کبھی حیلہ ورزی سے ہمسری
[illegible]
[illegible] ہاتھوں ہی پیا زور [illegible]
[illegible]
[illegible] آشکار

کہ اطرافِ بلغار و سرحدِ صرب
پھر اک سمت کیا وادیٔ شرق و غرب

سپر ہو سندے بکوہِ سیاہ
نہ کوہِ سیاہ بلکہ کوہِ گناہ

ہوئے تنگ وہ جور و سختی بد نہاد
کہ بیداد کرتے ہین رومی نژاد

کیا طرز حکمِ شہی کے خلاف
ہوئے ملکے سرگرم بہرِ مصاف

تو سلطانِ عبد العزیزِ دلیر
ہوئے صرفِ تدبیر و فکرِ بسیر

ندیمون جلیسون کا جلسہ کیا
سران سپہ سے لیا مشورہ

کہا سب نے جب تک نہ ہوگی نبرد
نہ ہوگی کبھی آتشِ فتنہ سرد

یہ ہی گردشِ روزگارِ کہن
کوئی خوش کوئی ہے بحالِ محن

کوئی زینت افزائے تختِ شہی
کسی کے نصیبون مین گدیہ گری

نہ جب اس زمانہ سے دیکھی وفا
عزیز جہان اس سے رخصت ہوا

جہان سے ہوا خود نہ جب بہرہ ور
برادر کے سر پہ رکھا تاج زر

موافق جو تدبیرِ قسمت ہوئی
نصیبِ برادر یہ دولت ہوئی

یہ تھی بے تکلف مرادِ جہان
کہ دی اس دلاور نے دادِ جہان

سریرِ شہنشاہ عبد الحمید
ہوا اس سے رونق فزائے جدید

یہ بیٹھا تو ترک کے فتنہ اٹھا
فلک پشت خم ہو کے جھک جھک گیا

مہ و خور ہوئی اسکی رنگت سے زرد
کہ تھا خود شجاع و دلیر نبرد

مگر فتنہ نے سل و حبالیان
اٹھا یہ جب [illegible]

لگی روس سے فوج [illegible]
[illegible] سرکشان [illegible]

دلیرانِ روم و سرانِ سپاہ
[illegible]